

- ستارہ: نہیں!
- افتخار: تو پھر اسے معصوم کیوں سمجھا؟
- ستارہ: مجھے تم بھی معصوم لگتے ہو۔
- افتخار: یہ بھی تمہاری غلطی ہے..... کیونکہ میں اچھا خاصہ Cunning اور لومڑی جیسا آدمی ہوں۔
- ستارہ: ہاں وہ تو تم ہو..... لیکن اس کے باوجود تم معصوم ہو۔
- افتخار: خدا کے لیے ساری دنیا کی ماں بننا چھوڑ دو! ماں کو بڑے دکھ جھیلنا پڑتے ہیں، اولاد کے لیے..... بہت کچھ درگزر کرنا پڑتا ہے..... بہت کچھ سہہ جانا پڑتا ہے۔ تمہاری عمر عورت بننے کی ہے۔ عورت بنو! لائف سٹائل تبدیل کرو اپنا۔ ہیئر سٹائل بدلو۔ کوئی کام کا مرد تلاش کرو۔ اس لمبے چہرے کو جس پر ٹکان کے آثار ہیں، کوئی پسند نہیں کرے گا۔ ایک Exploiter کا چہرہ بناؤ۔ کم بخت ایکٹرسوں میں سارا وقت گزرتا ہے تیرا، کچھ سیکھ ان سے احسن۔
- ستارہ: وہ بھی اندر سے مردار چھپکیاں ہوتی ہیں سب کی سب۔
- افتخار: اچھا تمہارا میرا یہ آخری ڈنر ہے..... خدا کے لیے خوشی، اشتہا اور رغبت سے کھاؤ..... اور چہرہ خوش بناؤ..... فوراً فوراً!
- ستارہ: اللہ پتہ نہیں تم میرے ساتھ کتنے آخری ڈنر کھا چکے ہو!
- (ستارہ مسکراتی ہے۔ افتخار ڈائریکٹروں کی طرح ہاتھ اٹھا کر اسے اپنے فریم میں رکھتا ہے۔)
- افتخار: شاٹ اوکے!

کٹ

سین 9 ان ڈور دن

(ڈائریکٹر ظہیر اور ایک میوزک ڈائریکٹر ستارہ کے ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہیں۔
سامنے چائے لگی ہے۔)

ستارہ: ظہیر صاحب! آپ کی بڑی مہربانی ہے لیکن میں آپ کی فلم کے لیے خدا قسم سائن نہیں کر سکتی۔ میرے پاس پہلے ہی بہت کام ہے۔

ظہیر: پہلے آپ نے کہا تھا کہ آپ کو صرف یہ اعتراض ہے کہ Male lead پر استاد کریم نہ لگائیں۔ اب میں نے ان کا مٹنا ختم کر دیا ہے۔ جو سائی انہیں دی تھی، وہ بھی ہاتھ سے جانے دی۔

ستارہ: آپ خود میری ڈائری دیکھ لیں..... کوئی ڈیٹ خالی نہیں اگلے تین مہینوں تک۔

میوزک: اب میڈم ہم تو بڑی امید بے کر آئے ہیں، آپ ہمیں ناامید کر کے نہ بھیجیں۔ میوزک میں تو جان ہوتی ہے۔ ساری فلم کی..... فلم کے میوزک کا گہرا تعلق ہے باکس آفس سے۔

ظہیر: آپ مجھ سے ستوری کی لائن بھی سن لیں چاہے، انشاء اللہ آپ کو پسند آئے گی کہانی گانے بھی سارے ایسی سچوئیشنوں میں ہیں کہ نیچرل لگتے ہیں..... لیکن شرط یہ ہے کہ گلا آپ کا ہو۔ ماسٹر جی ذرا وہ غزل تو سنائیں، میڈم کو۔

ستارہ: میں غزل سن کر کیا کروں گی ظہیر صاحب، میرے پاس وقت نہیں ہے۔

میوزک: آپ سنیں تو سہی میڈم جی..... میاں کی ٹوڈی میں باندھی ہے غزل! (صوفی سے اٹھ کر نیچے فرش پر بیٹھا ہے۔ ہارمونیم اٹھا کر غزل کا پہلا شعر گاتا ہے۔)

میوزک: ذرا یہاں آئیں میڈم ایک منٹ کے لیے۔

(ستارہ بادل خواستہ اٹھتی ہے۔)

میوزک: ذرا کہیں تو میرے پیچھے پیچھے!

کل ہم نے سنا دیکھا ہے
جو اپنا ہو نہیں سکتا ہے
اس شخص کو اپنا دیکھا ہے

(ستارہ جو اکتائی ہوئی ہے ان مصرعوں کو سن کر جیسے یکدم دلچسپی لیتی ہے۔ ماسٹر دوبارہ اس کی دھن بجا کر کاپی ستارہ کے آگے رکھتا ہے۔ وہ آواز لگاتی ہے۔)

ستارہ: کل ہم نے سنا دیکھا ہے

جو اپنا ہو نہیں سکتا ہے
اس شخص کو اپنا دیکھا ہے

میوزک: واہ وا..... سبحان اللہ! بس جی، پیر پکڑ لیں آپ میڈم کے۔ بس ہو گئی بات کچی جی۔
لڈو منگوائیں جی، لڈو!

ستارہ: آپ کمال کرتے ہیں۔ ماسٹر خاور صاحب! کوئی بات بھی ہو۔
ظہیر: دیکھیں جی ہم آپ کو گھر پر کسی فرصت کے وقت ریہرسل کرا جائیں گے۔ صرف
آپ ریکارڈنگ کا وقت نکالیں۔ سارے کام میں باقی آپ کا وقت ضائع نہیں ہوگا۔
میوزک: بس جی میں تو یہیں بیٹھا ہوں گا دھرنا مار کر جب تک یہ مانیں گی نہیں۔ کوئی
بات ہے..... کیا جان بھر دی ہے، روح پھونک دی ہے..... (گا کر) کل ہم نے
پننا دیکھا ہے۔

ظہیر: اچھا جی چلیں۔ آپ سوچ لیں دو دن، چار دن..... صاف انکار نہ کریں.....
ستارہ: اچھا جی مجھے مہلت دیں۔
ظہیر: میں آپ کو جمعرات کے روز فون کروں گا۔
ستارہ: جمعرات کو نہیں ظہیر صاحب، جمعہ کو۔
میوزک: (دھن ہار مونیمن پر بجا کر) یاد رکھیں میڈم نی کو مل لگے گا (گا کر) کل ہم نے پننا
دیکھا ہے۔

ظہیر: اچھا جی اجازت دیں..... چائے کے لیے بہت بہت شکریہ!
میوزک: مجھ پر ترس رکھنا میڈم..... مجھے پہلا چانس ملا ہے۔ میوزک ڈائریکٹ کرنے کا۔
ستارہ: سلام علیکم.....
ظہیر/میوزک: وعلیک سلام!

(دونوں چلے جاتے ہیں۔ ستارہ چند لمحے چپ چاپ کھڑی ہے۔ پھر صوفے سے اتر کر
قالین پر بیٹھتی ہے اور ہار مونیمن بجاتی ہے۔ ایک دو بار دھن غلط آتی ہے، پھر درست سرگم
نکل آتی ہے گاتی ہے۔)

ستارہ: کل ہم نے پننا دیکھا ہے

جو اپنا ہو نہیں سکتا ہے
اس شخص کو اپنا دیکھا ہے

کٹ

سین 10 ان ڈور صبح کا وقت

(ستارہ کل ہم نے سپنا دیکھا ہے گنگنا رہی ہے ساتھ ہی ساتھ وہ تیار بھی ہو رہی ہے۔ فون

بجتا ہے۔ وہ جا کر اٹھاتی ہے۔)

ستارہ:

ہیلو.....؟ اچھا عاشی! (کچھ دیر سنتی ہے) ابھی میں نے آنا تھا مہورت پر بائے گاڈ
لیکن ریکارڈنگ پر دیر لگ گئی۔ فرہاد صاحب کو کیا حق پہنچتا ہے ناراض ہونے کا!
میں نے اس گدھے آدمی سے کب وعدہ کیا تھا؟ عاشی ڈیر، ایک منٹ کے لیے
ساری بات سنو! تم کو پتہ ہے ناں ماسٹر گنگو ہی کا..... تین ٹیکس ہوئی ہیں۔ سارا گانا
فرسٹ کلاس گیا۔ تینوں باز ایک غلطی نہیں ہوئی..... لیکن گنگو ہی صاحب تو
جھاگیں اڑا رہے تھے منہ سے..... بے چارے کلارنٹ والے کو تو کان سے پکڑ
لیا۔ (کچھ سنتے ہوئے) ذرا فلم انڈسٹری میں ان کی عزت کیا ہے، تو بہ اس قدر
ڈکٹیٹر بنے رہتے ہیں..... بیٹھے بیٹھے تو عین ریکارڈنگ کے وقت Bridge بدل
لیتے ہیں۔ (وقفہ) ناں میری جان، میں تیری ہر فلم کے مہورت پر آؤں گی
آئندہ..... سچ وعدہ! (ہنس کر) بشرطیکہ گنگو ہی صاحب کی ریکارڈنگ نہ ہوئی
تو..... خدا حافظ..... خدا حافظ جی۔

(اس وقت آپا داخل ہوتی ہے۔ اس نے سر کو تازہ تازہ تیل لگایا ہے اور وہ اپنے سر کو مساج

کر رہی ہے۔)

ستارہ: آئیے جی..... آئیے آپا جی..... پیاریو.....

آپا: کہیں جا رہی ہو ستارہ؟

ستارہ: ہاں جی، ریڈیو سٹیشن پر پروگرام ہے آج۔

کبھی گھر بھی بیٹھا کرو۔ ہم تو تمہیں دیکھنے کو ترس گئے۔

آپا: کیا کروں! میرا اپنا بڑا دل کرتا ہے..... ہلکا ہلکا بخار ہو، زکام ہو..... لحاف میں پڑی رہوں دن بھر..... سارے گھر والے کبھی بخنی پلائیں کبھی جو س لائیں.....
خاطریں ہوں، خد متیں ہوں۔

آپا: ہائے ہائے خدا نہ کرے! ویسے ہی ہم سب خدمت کو حاضر ہیں۔
کچھ منگوانا تو نہیں اتنا رکلی سے؟

آپا: وہ فون آیا تھا اس کا..... حرام زادے کا۔
پھر؟

آپا: تمہارے بہنوئی مفت خورے نے گھر دیکھ لیا ہے اور کیا!
کیا کہتے ہیں بھائی جان؟

آپا: ٹیوب ویل لگوار ہے ہیں زمینوں پر۔ مجھے کہا ہے کہ بیس ہزار اور چاہئیں۔ یہاں
میں نے اس کی ماں کا بینک کھول رکھا ہے ناں!

ستارہ: (کچھ سوچ کر) بھائی جان کو سوچنا چاہیے کہ ہم نے بھی کوٹھی شروع کر رکھی ہے۔
آپا: سوچنے والے دن وہ پیدا ہی نہیں ہوا۔ مخ تک خود غرض ہے کھد آدمی.....
نچابد معاش!

ستارہ: ہائے توبہ آپا، کیسی باتیں کرتی ہیں آپ!
آپا: کچھ بیوی بچے کا حق بھی ہوتا ہے کہ نہیں؟

ستارہ: آپ ان کے ساتھ جا کر رہیں آپاجی..... پھر وہ آپ کا حق پہچاننے لگیں گے۔
آپا: وہاں اس کی ماں رہنے بھی دے ساتھ..... ہم کو تو سارا دن چھپڑوں کا پانی ہی پلانا
ہے اس بڑھی جھاٹوں نے۔ خود سارا دن لیاں پی پی کر گھیاڑی بنی جاتی ہے بیٹے کی
کمائی پر۔

ستارہ: اچھا تو زمینیں آپ کے لیے ہی بن رہی ہے ناں..... جو کچھ مصیبت نیاز بھائی جھیل
رہے ہیں آپاجی اس کا پھل تو آپ ہی کھائیں گی۔

آپا: سارے گھرانے کے مردوں نے دو دو تین تین بڑھیاں کر رکھی ہیں، نیاز کوئی پیچھے

رہے گا۔ اس کا ذرا ہاتھ سنبھالا ہو جانے دو تم ستارہ، مجھے فٹ چھٹی مل جائے گی۔
اس لیے تو میں اس کے ساتھ نہیں رہتی۔ چاہ ہی رہے دو میری اسے!
اب فون آئے تو بتادیں آپ بھائی جان کو کہ ادھر ہمیں خود مصیبت بڑی ہوئی
ستارہ: ہے۔ آج کل میں چھتیں پڑنے والی ہیں۔ سیمنٹ سر یا ویسے نہیں مل رہا۔ سب
ایڈوانس مانگتے ہیں۔

آپا: بتادوں گی، بتادوں گی..... پھر وہ کوئی اڑنگا دے گا۔ سب سکیمیں اس کی ماں سمجھاتی
ہے، 'لو مڑی ہے، لو مڑی..... پتے باز کہیں کی! (ڈریسنگ ٹیبل پر جھک کر) یہ نیا شیڈ
لیا ہے لپ سنک کا.....
ستارہ: کون سا؟

آپا: یہ براؤن رنگ.....؟

ستارہ: ہاں جی..... بڑی مشکل سے یہ شیڈ ملا ہے۔

آپا: میں لے لوں یہ لپ سنک..... میرے چو کلیٹ غرارے کے ساتھ ٹھیک رہے گی۔
ستارہ: ابھی میں نے استعمال نہیں کی آپا جی۔

آپا: تم جالتور ہی ہو باہر..... وہاں سے خرید لانا ایک اور!

(آپا لپ سنک لے کر جاتی ہے، ستارہ ادھر دیکھتی رہ جاتی ہے۔ آپا پھر آتی ہے۔)
آپا: تھینک یو!

(یہ کہہ کر چلی جاتی ہے۔ ستارہ پھر حیرانی سے ادھر دیکھتی ہے.....)

کٹ

سین 11 آؤٹ ڈور دن

(ستارہ ریڈیو پاکستان سے باہر نکلتی ہے۔ سڑکیاں اترتی ہے اور ریڈیو سٹیشن کے سامنے
پارک کی ہوئی کاروں میں سے ایک میں بیٹھتی ہے۔ بیک کر کے گاڑی موڑتی ہے۔ وریں
اشارہ ریڈیو سٹیشن کے اندر سے سکندر باہر نکلتا ہے۔ جس وقت ستارہ کار موڑ کر باہر نکلنے والی

ہے، اسے سکندر نظر آتا ہے۔ وہ Wave کرتی ہے۔ سکندر بڑی گرجوٹی سے ہاتھ ہلاتا ہے۔ پھر ذرا آگے جا کر ستارہ کار روکتی ہے۔ سکندر بھاگ کر پاس پہنچتا ہے اور ڈرائیور والی سیٹ کی طرف آکر شیشے میں کہنی رکھ کر ستارہ سے باتیں کرتا ہے۔

سکندر: سلام علیکم سر جی.....!

ستارہ: وعلیکم! یہاں کیا کر رہے ہیں آپ؟

سکندر: آڈیشن دینے آیا تھا!

ستارہ: پھر..... آواز Approve ہو گئی؟

سکندر: آج جمال راحت صاحب نہیں آئے..... سنا ہے ان کی بیوی بیمار ہے۔

ستارہ: یعنی آڈیشن کینسل ہو گئی آج۔

سکندر: یہ میرا تیسرا ہفتہ ہے ریڈیو سٹیشن پر۔ ہر ہفتے میں وائس سٹٹ کے لیے آتا ہوں اور

ہر ہفتے کچھ نہ کچھ ہو جاتا ہے..... آپ..... آپ کا تو کوئی پروگرام ہو گا ناں؟

ستارہ: ایک غنائیہ تھا۔ مجھے تو وقت نہیں تھا لیکن عرفی صاحب بے چارے بڑے اچھے

آدمی ہیں۔ ان سے پرانے مراسم ہیں..... انہوں نے غنائیہ لکھا ہے..... مروت

میں آنا پڑا۔

سکندر: (لمبی آہ بھر کر) کیا خوش قسمتی ہے!

ستارہ: کیا مطلب؟

سکندر: ایک ہم ہیں کہ وائس سٹٹ کو ترستے ہیں، ایک وہ ہیں کہ جن کے پیچھے لوگ بھاگتے

ہیں۔

ستارہ: رہنے دو سکندر اب!

سکندر: آپ مجھے لفٹ دے سکیں گی پلیز؟

ستارہ: کہاں تک؟

سکندر: آپ کہاں جا رہی ہیں؟

ستارہ: میں تو ملتان روڈ پر جاؤں گی۔

سکندر: ٹھیک ہے جی، پھر میں پیدل چلا جاؤں گا۔

ستارہ: پر آپ بتائیں تو سہی آپ کو جانا کہاں ہے؟
 سکندر: نہر کے پل تک!
 ستارہ: (دروازہ کھول کر) آئیے..... آئیں!
 سکندر: آپ کے لیے آؤٹ آف دی وے ہو جائے گا!
 ستارہ: آئیں آئیں کبھی کبھی آؤٹ آف دی وے بھی ہو جانا چاہیے لائف سٹائل میں.....
 (سکندر اس کے ساتھ بیٹھتا ہے۔ وہ کارروانہ کرتی ہے۔)

کٹ

سین 12 آؤٹ ڈور شام کا وقت

(سکندر اور ستارہ ایک بیچ پر بیٹھے ہیں۔ پاس ہی ایک بڑی سی جھاڑی ہے۔ اور سامنے بجلی کا کھمبا لگا ہے۔ یہ جگہ جناح باغ کا ایک گوشہ لگتا ہے۔)
 سکندر: گھر..... کیسا گھر؟ گھر ماں کے ساتھ ہوتا ہے میڈم۔ ماں سوتیلی ہو تو پھر گھر قبرستان بن جاتا ہے۔
 ستارہ: پھر؟
 سکندر: جب میں رات کو گھر سے بھاگا تو میری جیب میں ایک رو مال اور دو روپے تھے۔ وہ دو روپے میں نے ابا کی جیب سے چرائے تھے۔
 ستارہ: اس کے بعد؟
 سکندر: اس کے بعد بہت لمبا سفر ہے..... کبھی ایک رشتہ دار کے، کبھی دوسرے کے..... کبھی مفتیس، کبھی جھوٹ، کبھی خوشامد..... کبھی ہیرا پھیری، کبھی سیدھی چالاکی..... کبھی منہ زوریاں، دھمکیاں، فساد۔
 ستارہ: (دکھ سے) پھر بھی تمہاری ہمت ہے کہ تم نے لاء کر لیا۔
 سکندر: لاء؟..... لاء میرے سامنے کیا ہے۔ میں اب ساری دنیا کو تسخیر کر سکتا ہوں۔ کبھی

کبھی میرے اندر اس قدر غصہ اس قدر کمینگی اس قدر بھڑکی لگ جاتی ہے کہ میرا جی چاہتا ہے ساری کائنات کو ہاتھ میں لے کر اس طرح دباؤں اس طرح دباؤں کہ اس کا برادہ بن جائے..... (مٹھی بھینچتا ہے) یوں!

عجیب اتفاق ہے..... میری ماں بھی سوتیلی تھی..... لیکن مجھے لگتا ہے کہ جیسے مجھے زندگی میں جو کچھ ملا سب اس کی دعاؤں سے ملا!

سوتیلی ماں اچھی نہیں ہوتی! ستارہ: تجربات کا، لوگوں کا، حادثات کا کچھ طے نہیں ہے سکندر۔ وہی تجربہ جو ایک شخص کو کندن بناتا ہے، کسی دوسرے کو چکنا چور کر دیتا ہے۔ مونگ پھلی کے چھلکوں کی طرح۔

سکندر: میرے دل میں غم و غصے کی جو آگ ہے، وہ ہر لحظہ دہکتی رہتی ہے۔ اس کی آنج کبھی کم نہیں ہوتی..... یہ کبھی راکھ میں نہیں بدل سکتی۔

ستارہ: میرے ابا بہت سخت تھے اور میری سوتیلی ماں عمر میں ان سے بہت چھوٹی تھی..... وہ سارا دن چھو ندر کی طرح دیواروں کے ساتھ ساتھ لگ کر چلا کرتی تھی..... اسے ابا جی سے بہت ڈر لگتا تھا، میری طرح.....

سکندر: میرے سامنے اس کا نام نہ لیں آپ پلیز۔ ستارہ: جس رات میں گھر سے بھاگی ہوں، اس رات میں بہت خوف زدہ تھی..... چھوٹی ماں سے بھی زیادہ..... اسے جیسے معلوم تھا کہ میں بھاگ جاؤں گی..... رات کو وہ میرے پاس آئی۔ کوئی گیارہ بجے کا وقت تھا۔ وہ..... ایسے ہی دن تھے..... ہلکی ہلکی سردی کے پت جھڑکی ہواؤں کے۔

سکندر: میری سوتیلی ماں کو پتہ چل جاتا تو وہ بھاگنے سے پہلے مجھے قتل کر دیتی۔ ستارہ: چھوٹی ماں میرے پاس آئی اور میری رضائی میں پانچٹی بیٹھ گئی.....

سکندر: آپ نے اسے اپنے بستر میں گھسنے کیوں دیا؟ ستارہ: کیونکہ وہ مجھے سے بھی زیادہ ڈری ہوئی تھی۔ کہنے لگی ”تارا اگر..... اگر کبھی بھاگنے کو جی چاہے کسی کا..... تو وہ کیا کرے؟“..... ”بھاگ جائے.....!“ میں نے جواب دیا۔

پھر وہ دیر تک نہیں بولی، چپ چاپ بیٹھی رہی۔ وہ آنسوؤں کے بہت قریب تھی۔
سکندر: چالاک حسینہ، بہانے خور!

پھر اس نے مجھے کندن کا ایک بڑا خوبصورت ہار دیا اور بولی ”یہ تیرے لیے ہے۔“
ستارہ: میں تو پچی ڈر گئی۔ میں نے کہا ”چھوٹی ماں کس لیے“..... تو وہ بولی ”کبھی کبھی اچانک
دولہن بننا پڑتا ہے۔ پھر اگر مائیکہ گھر کا کچھ بھی ساتھ نہ ہو تو دل بچھ جاتا ہے۔“

سکندر: اور..... اور آپ اس کی باتوں میں آگئیں؟

ستارہ: وہ خود میری باتوں میں آگئی تھی شاید!

سکندر: آپ ایسے ہی Shock کرنے کے لیے الٹی باتیں کرتی تھیں۔

ستارہ: میرے ساتھ بہت کچھ لٹا ہوا ہے..... عام روش سے ہٹ کر، عام حادثات سے
پرے۔ دیکھو سکندر! کبھی کبھی جو کچھ ہو رہا ہوتا ہے، دراصل وہ اصل نہیں ہوتا
بلکہ ایک غلاف ہوتا ہے..... ایک پردہ ہوتا ہے۔ آدمی اپنی جاہلیت کی وجہ سے،
اپنے مونٹے دماغ کی وجہ سے، اپنی پچھلی سوچوں کی وجہ سے، اس حجاب کو، اس
پردے کو ہٹا نہیں سکتا اور اسی لیے..... اسی لیے کئی بار جو فیصلے اسے کرنے چاہئیں،
وہ نہیں ہو پاتے۔

سکندر: آپ کامیاب ہو گئیں اس لیے آپ کے تجربات پر سونے کا پترا چڑھ گیا ہے۔ جو آدمی
بھی اپنے پروفیشن میں کامیاب ہو جاتا ہے اس کی سوچ آپ جیسی ہو جاتی ہے۔
ستارہ: تم پروفیشن کی کامیابی کو بہت بڑی چیز سمجھتے ہو؟

سکندر: اصل چیز ہی یہ ہے! آپ جو بھی سمجھیں، کہیں لیکن دراصل وہی آدمی کامیاب
شمار ہوتا ہے جو اپنے پروفیشن کی بلندیوں کو چھو لیتا ہے۔

ستارہ: جب تم سپریم کورٹ کے جج بن جاؤ گے تو تم بہت مطمئن، خوش اور قانع
ہو گے؟..... بولو!

سکندر: میں سپریم کورٹ کا چیف جسٹس بننا نہیں چاہتا۔

ستارہ: پھر.....؟ پھر کیا Ambition ہے تمہاری؟

سکندر: آپ کی طرح مشہور ہو جاؤں! گھر گھر ریڈیو پر میرے گیت بجیں، میرے لانگ

پلے بکس..... راتوں رات میں پاکستان کا ایک مشہور آدمی بن جاؤں!

اور اگر ایسے ہو گیا تو پھر؟

ستارہ:

تو پھر میں دنیا کا خوش ترین، خوش قسمت ترین آدمی ہوں گا۔ (یہ گیت لکھوائے

سکندر:

جس میں مسرت کی Definition ہو۔ یکدم ایک مصرعہ گا کر بند کرتا ہے یہ

آپ کا گیت ہے..... یاد ہے آپ کو؟

(ستارہ نفی میں سر ہلاتی ہے۔)

کٹ

سین 13 ان ڈور رات

(پلنگ پر لیٹے ہوئے ستارہ فون پر کہتی ہے۔)

ظہیر صاحب! بس میری ایک شرط ہے..... اگر Male Lead پر آپ میری

ستارہ:

پسند کی وائس لیں تو میں آپ کے گانے گا دوں گی، بلکہ مفت گا دوں

گی..... جی..... جی سن رہی ہوں.....

کٹ

قسط 3

کردار

ستارہ: دو حصوں میں بٹی ہوئی پرسنلیٹی۔

سکندر: شہرت کو حاصل کرنے کے لیے حدیں پھیلاؤنگ جانے والا۔

ظہیر: قلم ڈائریکٹر۔

افتخار: اچھے دل اور جسم کا مالک۔

عاصم: نوجوان، کاہل مزاج، ہمدردی کا متلاشی۔

باپ: نابینا استاد فضلی۔

لطیف: طلبہ نواز۔

عامر جموعہ: ستارہ کے مکان کا آرکیٹیکٹ۔

فیروز: عمر تیس سال کے لگ بھگ، آوارہ صفت، معمولی لباس اور شکل کا مالک لالچی۔

(ریکارڈنگ بوتھ کے اندر ستارہ اور سکندر موجود ہیں۔ دونوں کا ڈویٹ ریکارڈ ہو رہا ہے۔ ستارہ کے لیے یہ کام معمولی ہے۔ لیکن سکندر کی یہ پہلی کامیابی ہے۔ وہ نروس بھی ہے اور مسرور بھی۔ گانے کے دوران وہ محبت اور شکر گزاری کے ساتھ ستارہ کی طرف دیکھتا ہے۔ سکندر پہلے انترے پر پسینے میں شرابور ہوتا ہے۔ ستارہ اس کا ماتھا اپنے رومال سے پونچھتی ہے۔ یہ Gesture عاشق کا نہیں ہے بلکہ جیسے سینئر آرٹسٹ نئے آنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، اس طرح ستارہ اس کے ماتھے کو صاف کرتی ہے۔ جب سکندر اکیلے میں کھڑا اٹھاتا ہے تو ستارہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتی ہے۔ اسی دوران شیشے سے سامنے آرکسٹرا بھی دکھایا جاتا ہے۔ ایک طرف ڈائریکٹر ظہیر بیٹھاپائپ پی رہا ہے۔ اس کے پاس ایکٹریس عاشی بیٹھی میک اپ درست کرتی رہتی ہے، جیسے سیٹ پر آئی ہو۔)

(غزل اسلم کولسری)

ساتھ	جب	ہم	سفر	تھا	کوئی
راستہ	مختصر	تھا	کوئی		
(دل)	میں	بستا	تھا	اور	
گفتگو	میں	اثر	نہیں	ہے	
خامشی	میں	اثر	تھا	کوئی	
دور	جا	کر	بھی	پاس	رہنا
مہربان	کس	قدر	تھا	کوئی	

ڈزالو

سین 2 آؤٹ ڈور دن

(ستارہ اپنی کار میں کوٹھی دیکھنے جاتی ہے۔ پچھلے گانے کا انشرو مغل میوزک اس سین پر

اور لیپ ہوتا ہے۔ کنٹن یوٹی بکشا ہے۔ ستارہ جتنی ہوئی کو نھی کا معائنہ کرتی ہے۔ اسے دو چار سینوں میں کٹس دے کر فلما لیجئے۔)

کٹ

سین 3 ان ڈور دن

(فلمی سٹوڈیو کا ایک منظر۔ ظہیر صاحب کی فلم کا مہورت ہو رہا ہے۔ اس وقت نہایت فلمی قسم کا سیٹ لگا ہے۔ عاشی سیٹ پر ہے۔ کچھ مہمان بیٹھے ہیں۔ کیمرا مین مستعد ہیں۔ ظہیر صاحب بڑی تیزی کے ساتھ عاشی سے ہو کر کیمرا مین تک آتے ہیں۔ ڈائریکٹر آف فوٹو گرافی لائٹنگ کرا رہا ہے۔ اس بھیڑ بھاڑ میں سکندر اور ستارہ آتے ہیں۔ سکندر Self-conscious ہے لیکن ستارہ کے لیے یہ معمول ہے۔ دونوں آکر مہمانوں کے ساتھ فرنٹ Row میں بیٹھے ہیں۔ اب ظہیر صاحب سیٹ پر آتے ہیں اور چھوٹی سی تقریر کرتے ہیں۔)

مہورت کے لیے بہت سے مہمان، کیمرا، کواڑ کا سیٹ، ایکٹرس عاشی سب جمع ہیں۔ ظہیر اشارے سے سب کو چپ کراتا ہے۔

دوستو! یہ میری خوش نصیبی ہے کہ آج آپ سب میری فلم ”کواڑ“ کی مہورت میں شامل ہونے کے لیے آئے ہیں۔ ویسے تو اس فلم کو بنانے کا خواب میں ایک عرصے سے دیکھ رہا تھا لیکن خوش قسمتی سے میری آرزو کے کواڑ اس روز کھلے جب میڈم ستارہ نے میری فلم کے لیے گانے دینے کا فیصلہ کیا۔ ان کے وعدے کے ساتھ ہی مجھے فلم ساز آغا جمشید صاحب مل گئے، میڈم عاشی کے ساتھ کنٹریکٹ ہو گیا اور ساتھ ہی میری خوش نصیبی ہے کہ مجھے سکندر جیسی فریش آواز مل گئی۔ سکندر صاحب، ادھر آئیے پلیز!

(کیمرا علیحدہ علیحدہ ستارہ کا فلمی، عاشی اور سکندر پر جاتا ہے۔ لوگ تالیاں بجاتے ہیں۔)

کیمرہ سکندر اور ستارہ پر آتا ہے۔ سکندر چائے پینے میں ذرا مشغول ہے۔ ستارہ اسے اٹھنے کا اشارہ کرتی ہے۔ وہ اٹھ کر ظہیر تک جاتا ہے۔ ظہیر اس کے کندھے کے گرد بازو جمائے کر کے کہتا ہے۔)

ظہیر: سکندر کی آواز میں وہ سارے خواب ہیں جو ہم فلمی ہیرو کے ساتھ وابستہ کرتے ہیں۔ مجھے پوری امید ہے کہ سکندر صاحب بہت جلد ترقی کریں گے۔ اب میں ستارہ صاحبہ اور سکندر صاحب کے ڈویٹ سے اس فلم کی رسم مہورت ادا کرتا ہوں۔ آغا صاحب آئیے..... آئیے پلیز!

(اب ایک معمر آدمی جس نے گلے میں بہت سے ہار پہن رکھے ہیں، سامنے آتے ہیں، گلے سے ہاتھ اتار کر وہ ظہیر کو دیتے ہیں، پھر کلیپ ہاتھ میں لیتے ہیں۔ ظہیر آواز دیتا ہے۔)

ظہیر: کوائٹ! (اس کا اسٹنٹ بھی کہتا ہے) کوائٹ!!

(سارے میں خاموشی ہوتی ہے۔)

شارٹ کیمرہ..... شارٹ ساؤنڈ..... ٹیک ون!

(اب آغا صاحب، ٹیک ون دکھا کر ایک طرف ہوتے ہیں۔ موسیقی چلتی ہے۔ عاشی جو مغلیہ قسم کی آرج میں کھڑی ہے، آگے آتی ہے۔ وہی ڈویٹ جو ہم پچھلے سین میں دیکھ چکے ہیں، اس کا کھڑا ہر ایما ہوتا ہے۔ کیمرہ عاشی کو چھوڑ کر سکندر اور ستارہ پر آتا ہے۔ سکندر کے ماتھے پر پسینے کے قطرے ہیں۔ ستارہ اپنا بیگ کھول کر اسے رومال دیتی ہے۔ سکندر اپنا منہ پونچھتا ہے۔ کیمرہ ماحول اور سیٹ پر جاتا ہے۔ اب شہزادوں کے سے لباس میں ملبوس ہیرو سیٹ پر آتا ہے۔ گانے کا صرف ایک انترہ فلمایا جاتا ہے۔ ڈائریکٹر اونچی آواز میں ”کٹ! کٹ!“ کہتا ہے۔)

کٹ

سین 4 ان ڈور رات

(افتخار اور ستارہ ہوٹل میں بیٹھے ہیں۔ اس وقت افتخار نے کلف شدہ سفید سرویٹ کی

ایک پونی بنا رکھی ہے۔ وہ یہ پونی ستارہ کے سر پر مارتا ہے۔

افتخار: ہوش..... ہوش..... عقل!

ستارہ: پتا نہیں میں تمہیں کیوں ملتی ہوں..... حالانکہ تم میں اور مجھ میں کچھ کا من نہیں ہے۔

افتخار: میں تم سے اس لیے ملتا ہوں کہ تم جینین آرٹسٹ ہو اور مجھے..... وقت نے، مواقعوں نے، قسمت نے کامیاب کر دیا ہے۔ میں تمہاری قدر کرتا ہوں، لیکن تمہیں کم عقل سمجھتا ہوں۔ مجھے لگتا ہے جیسے تمہیں میرے جیسے آدمی کی ضرورت ہے..... میری پروٹیکشن کی ضرورت ہے۔

ستارہ: (جو اپنے آپ میں نہیں ہے) کچھ لوگ جب تمہاری طرف دیکھتے ہیں افتخار تو ان کی آنکھوں میں جانے کیا ہوتا ہے..... وہ جس طرح چاہیں، جیسے چاہیں، جو چاہیں تم سے منوا سکتے ہیں۔

افتخار: سنو ستارہ..... دیکھو بی بی! تم اور میں دو کف لنکس ہیں۔ تم میں اصلی موتی لگا ہے، مجھ میں کلچر کیا ہوا موتی لگا ہے، لیکن ہم نے لوگوں کے دلوں کو ایک سانچے کر رکھا ہے۔ سنو جان من! کف لنک کو آدھی آستین کے بازو پر فٹ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ چھوٹے کف لنک کو پتا ہے اور تمہیں معلوم نہیں۔

ستارہ: پتا نہیں تم کیسی باتیں کرتے ہوئے افتخار..... اور پتا نہیں میں تمہیں کیوں ملنے آجاتی ہوں، حالانکہ ہم دونوں ایک زبان بولتے ہیں، پر ہم ایک دوسرے کی بات نہیں سمجھتے۔

افتخار: آرٹسٹ اور پاگل میں صرف یہ فرق ہے کہ آرٹسٹ پاگل خانے میں نہیں ہوتا۔ تم ساری عمر آدھی آستین پر کف لنک لگانے کی فکر میں رہتی ہو..... یہ تمہاری ٹریجڈی ہے۔ اور میں نیک نیتی سے تمہیں بچانا چاہتا ہوں، پاگل خانے سے۔

ستارہ: کچھ آنکھیں ایسی ہوتی ہیں جو بوسہ دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ جب بھی وہ آپ پر پڑتی ہیں، لگتا ہے جیسے.....

افتخار: شٹ اپ.....!

مجھے یوں لگتا ہے میں کسی خواب میں داخل ہو گئی ہوں۔
 خواب میں داخل ہونا اچھا ہے، لیکن خواب کو حقیقت بنانے کی آرزو کرنا حماقت
 ہے۔
 ستارہ: افتخار:

(محبت سے اس کا ہاتھ پکڑ کر) I don't mind if you fall in love لیکن
 بد قسمتی سے آرٹسٹ لوگ عام آدمیوں کی طرح نہیں ہوتے۔ ان کی نیند، ان کا کھانا پینا،
 ملنا، ملنا، دوستی، غصہ، رنج سب عام آدمیوں سے مختلف ہوتا ہے۔ ان کے ہر تجربے سے
 ایک نئی جان جنم لیتی ہے۔ ان کے تجربات پھو کے فائر نہیں ہوتے۔ تمہاری بے وقوفی کی
 یہ دلیل ہے کہ تم عام عورت بن کر زندہ رہنا چاہتی ہو۔ جبکہ تمہارے لیے ہر تجربہ ایک
 نئی تخلیق کا باعث ہونا چاہیے۔

ہاں میں ایک عام عورت کی طرح محبت کرنا چاہتی ہوں..... عام عورت کی زندگی
 بسر کرنا چاہتی ہوں۔
 ستارہ:

افتخار: جب تم عام عورت کی زندگی بسر کرو گی تو تمہارے اندر کی آرٹسٹ مر جائے گی۔
 لیکن آرٹسٹ کی موت سے نیا قفس پیدا کرنا ہوتا ہے، جو عام عورت کی موت کا
 باعث بنتا ہے۔ اس طرح یہ چکر چلتا رہتا ہے۔ تم میں کبھی عام عورت مر جائے
 گی، کبھی آرٹسٹ کی موت واقع ہو گی..... کور چشم لڑکی جانتی ہے قفس کیا ہوتا
 ہے؟

(ستارہ نفی میں سر ہلاتی ہے)

افتخار: تیرے جیسا خوش گلو پرندہ جو اصل میں کہیں نہیں ہوتا..... خیالی پرندہ..... کیا
 کھائے گی آج؟

ستارہ: تیرا بھیجا!

افتخار: شکر الحمد للہ، میں تو سمجھا تھا، مکمل فوجیدگی ہو گئی..... ہیرا!

(ہیرا آتا ہے۔)

ایک چکن کارن، ایک چوپ سوئی، ایک سپرنگ چکن اور ایک فرائیڈ بیف!

ستارہ: اتنا سارا!

افتخار: میری او جڑی اونٹ جتنی ہے، فکر نہ کرو۔

ستارہ: افتخار، تم بڑے اچھے ہو!

افتخار: شبہ تو مجھے بھی ہوتا رہتا ہے۔

ستارہ: چھوٹی سی عمر میں اتنے بڑے سار بن گئے لیکن تم فرعون نہیں بنے۔

افتخار: بنا ہوں یا..... کبھی میرے پروڈیوسروں سے مل کر پوچھو۔

ستارہ: کیا وجہ ہے؟..... تم کیسے سمجھوتہ کر لیتے ہو زندگی سے؟

افتخار: تم میں دراصل Sense of humour کی کمی ہے۔ اس میں تمہارا قصور نہیں

ہے۔ اگر تم آنسوؤں سے اس قدر قریب نہ رہو تو۔ تمہاری آواز میں بانسری کا دکھ کیسے پیدا ہوا!

ستارہ: تم بڑے پیارے آدمی ہو خدا قسم!

افتخار: زیادہ ریشہ خطنی نہ ہو بلوور نہ بل تمہیں ادا کرنا پڑے گا۔

ستارہ: میں تم سے مشورہ کرنے آئی تھی۔ اب مجھے کیا کرنا چاہیے۔ بتاؤ ناں!

افتخار: تم کو ہر وقت صرف اس بات کی احتیاط کرنی چاہیے کہ تمہاری زندگی جو تم اس

گوشت پوست کے ساتھ بسر کر رہی ہو، اس Reality کو اپنے خوابوں کو..... جو

تمہارے اس (سر کو ہاتھ لگا کر) نوانچ کے ڈبے میں خواہ مخواہ ابھرتے رہتے

ہیں..... الگ الگ ڈیپارٹمنٹس میں رکھو۔ کہیں روح اور جسم کے اتصال کی مت

سوچنا..... یہ لمبا گڑا ہوتا ہے۔ آرٹسٹ کے لیے..... سناگدھی! میں بکے جاؤں

گا، یہ سنے گی کب.....؟ سن بے وقوف! کسی قصائی اور پھول بیچنے والی کی

اولاد..... کسی گھڑی روح اور جسم کو بلینڈر میں ڈال کر سوئچ مت دبا دینا، اندر کا

تقدس مرجائے گا تیرا..... پھر رومی بیچنے والے تجھے سائیکل پر رکھ کر لے جائیں

گے۔ بوری میں بند کر کے.....

ستارہ: (ہنس کر) دعا کرو مجھے تم سے محبت ہو جائے افتخار!

افتخار: ہاں ہو سکتا ہے، اگر میں کوشش کروں۔

ستارہ: تو کرتے کیوں نہیں؟

- افتخار: مجھے تم پر رحم آتا ہے..... اور جس پر رحم آتا ہو، اس سے محبت نہیں کرنی چاہیے۔
- ستارہ: افتخار! خدا قسم اگر اس بار مجھے کسی سے محبت ہوئی تو میں سب کچھ چھوڑ دوں گی.....
- گاناوانا..... سب!
- افتخار: اور کیا کرو گی؟
- ستارہ: صرف اس کی پوجا!
- (افتخار اس کے سر پر رویت کی پونی مارتا ہے۔)
- افتخار: پوجا بڑی خطرناک چیز ہے تارا..... اس میں کئی مشکل مقام آتے ہیں۔
- ستارہ: مثلاً؟
- افتخار: پوجا کروانے والا آخر ہیومن ہوتا ہے، اس کی ٹانگیں سو سکتی ہیں۔ وہ کب تا آلتی پالتی مار کر بیٹھا رہے!
- ستارہ: چپ کرو..... بکواسی بلے!
- افتخار: اچھا اب تم بھی مجھے مت بلانا۔
- (میز سے گلہ ان اٹھا کر ستارہ کے چہرے کے ارد گرد آرتی اتارنے کے انداز میں پھراتا ہے۔)

کٹ

سین 5 ان ڈور دن

- (کھانے کا کمرہ ستارہ اور اس کا آرکیٹکٹ جنجوعہ مکان کا نقشہ میز پر رکھے بیٹھے ہیں۔)
- جنجوعہ: نہیں میڈم، فلش ڈور لگ رہے ہیں سب جگہ۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوپر ٹیک کی شیٹ لگ جائے گی۔ آپ بے فکر رہیں۔
- ستارہ: یہ میں نے آپ کی مرضی پر چھوڑا جنجوعہ صاحب، لیکن میں کل گئی تھی سائٹ پر۔ میں کہہ کے آئی تھی کہ اوپر والی ریلنگ بدل دیجئے، گئی ہوں تو ٹھیکے دار پھر وہی ریلنگ لگوا رہا تھا۔

جنوعہ: I will see to it. I will see to it. Don't worry yourself.

ستارہ: (نقشے پر انگلی رکھ کر) اور یہاں پینٹری میں تھری فیز کا ایک بھی پلگ آپ نے نہیں لگوایا، یعنی جو الیکٹرک گڈس goods ہیں، وہ کہاں لگیں گے؟

جنوعہ: لاؤنج میں ٹیلی ویژن کے لیے ایک تھری فیز کا پلگ ہے، ایک پینٹری میں ریفریجریٹر کے لیے۔

ستارہ: پینٹری میں تھری فیز کا ایک بھی پلگ نہیں لگا جنوعہ صاحب، میں خود دیکھ کر آرہی ہوں۔

جنوعہ: میں کیسے مان لوں!

ستارہ: آپ ابھی جا کر دیکھ لیں..... آپ خود انٹرسٹ لیتے نہیں ہیں، سچی جنوعہ صاحب۔

جنوعہ: کیسی باتیں کرتی ہیں آپ میڈم صاحبہ!

ستارہ: آپ کو دراصل کام بہت مل گیا ہے۔ ہم غریبوں کے Interest اب آپ watch نہیں کرتے۔ کہیں آپ سینما بنا رہے ہیں۔ کہیں ہوٹل تعمیر کروا رہے ہیں۔

جنوعہ: آپ کی کوٹھی بھی میڈم لاہور میں دیکھنے کی چیز ہے۔
(اس وقت عاصم آتا ہے۔ اس نے جینز شرٹ پہن رکھی ہے)

عاصم: باجی جی ذرا چابی دیں کار کی۔

ستارہ: کیا کرنی ہے چابی کار کی؟

جنوعہ: میں مال پر جا رہا ہوں، لفٹ چاہیے ہو تو چلو۔

عاصم: نہیں، تھینک یو..... مجھے تو بس لبرٹی تک جانا ہے۔

جنوعہ: اچھا جی..... آپ ذرا Locks ضرور بھجوا دیں آج منگوا کر..... مین ڈور کا بھی اور باقی ڈورز کے بھی۔

ستارہ: ان شاء اللہ جی!

جنوعہ: (اٹھتے ہوئے) اچھا میڈم خدا حافظ..... ڈورز کے لیے Locks اور پردوں کی